ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلۃ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم | سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلًا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصا

ہر جمعہ گر تشنہ لبی از فراق یارِ ازل | R.G. - No. L 111 × × L | بنوش جرعۂ وصلش ز جام نور الدین

نام قیمت سالانہ پیشگی للعہ | قادیان ضلع گورداسپور

جلد ۱۴ | ۱۰ رمضان المبارک سنہ ۱۳۳۱ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۴ اگست ۱۹۱۳ء و ۳۰ ساون بروز جمعرات | نمبر ۵

گر ضعیف مُردہ دلی گر بقادیاں در آ | جائنٹ ایڈیٹر میاں معراج الدین صاحب عمر | کہ ہست محیٔ موتیٰ کلام نور الدین

دس شرائط بیعت

اول یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بد نظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت میں راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہے گا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر منہ نہ پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلّی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین کی عزت اور ہمدردیٔ اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقتِ مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ... عت کا مذہب

ماسلمانیم از فضلِ خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم — ہم بریں از دارِ دنیا بگذریم
آں کتابِ حق کہ قرآں نام اوست — بادۂ عرفانِ ما از جام اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام — دامنِ پاکش بدستِ ما مدام
مہرِ او باشیر شد اندر بدن — جاں شد و باجاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آں نہ از خود از ہماں جائے بود
اقتدائے قول او در جانِ ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمانِ ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آں مرسلِ ربّ العباد
آں ہمہ از حضرتِ احدیت ہست — منکرِ آں مستحقِ لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — منکرِ آں موردِ لعنِ خدا است
معجزاتِ انبیاءِ سابقیں — آنچہ در قرآں بیانش بالیقیں
بر ہمہ از جان و دل ایمانِ ماست — ہرکہ انکارے کند از اشقیاست
یکقدم دوری ازاں عالیجناب — نزدِ ما کفر است و خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بدر

اخبار بدر جب سے ہے جلوہ نما ہوا — کاغذ کا تختہ عزتِ شمس الضحیٰ ہوا
اس بدر ہفتہ وار کا جب انتظار ہو — ہوتا ہے ہفتہ ہفتہ کا ایک دن چڑھا ہوا
روشن ہے روشنائی سے دل پر قمر کے داغ — تابش سے آفتاب ہے اس کی جلا ہوا
حرفوں سے موتیوں کی ہے گھیری ہوئی جگہ — سطروں نے جائے سلک گہر کو لیا ہوا
(ق)
تابِ فروغِ معنی الفاظ نے تمام — بے نات آبِ لعل و گہر کو کیا ہوا

کیا کیا بیاں کروں میں علی اس کی خوبیاں — مجھ کو تو اس نے اپنا ہے شیدا کیا ہوا
گل گل ہے رنگ رنگ مضامیں کو دیکھ کر — ہے عندلیب دل پہ گلستاں کھلا ہوا
توحیدِ حق کی چلتی ہیں نہریں کہیں کہیں — ہوتا ہے شرک و کفر پہ پانی پھرا ہوا
بعثت کا ذکر سرورِ عالم کی ہو جہاں — ہوتا سرِ نیاز جہاں ہے جھکا ہوا
(ق)
جملہ پیمبروں میں عیاں جس کی شان ہے — تاروں میں ماہتاب ہو جیسے چڑھا ہوا
ہے شانِ حق کا جلوہ بصد ناز کہہ رہا — دیکھو ہمارا احمد مرسل کھڑا ہوا

نقشہ کہیں ہے جملہ مذاہب کا یوں کھنچا — تاروں سے جیسے رات کو گردوں سجا ہوا
(ق)
پھر صبح کو ستارہ ہر اک دیں کا مات ہے — اسلام کا ہے نیرِ اعظم چڑھا ہوا

رُد سے چلا رہی ہے کہیں آمدِ مسیح — ماتم یہودیوں میں کہیں ہے پڑا ہوا
سب خوبیوں سے خوبی ہے بڑھکر اک اسمیں اور — ہوتا ہے خطِ یارِ یگانہ لکھا ہوا
کیا درسِ نورِ دین بھی ہوتا ہے اسمیں درج — جب ہی تو ہے یہ بدر بہا پر ضیا ہوا
دیکھیں ہیں کس نگاہ سے حسود اس چمن کی سیر — پائے نگاہ میں کانٹا حسد کا چبھا ہوا
ہے ست محو کرنے کو صوفی مزاج کے — ساغر میں ایک بادۂ عرفاں بھرا ہوا
الطف غذائے روح روائے دلِ مریض — معجون جانفزائے جہاں ہے بنا ہوا
بولو یہ نقدِ دل ہے خریدار کون کون — بندہ تو جان و دل سے ہے اسپر بکا ہوا
جو کچھ بھی خرچ ہو کے لیے مفت جانئیں — جس شے نے دل ہو ہاتھ سے پیارا دلیا ہوا
ہم مانتے نہیں ترے دل میں ہے جوشِ دین — جب جوش اسکا ہے ترے دل سے مٹا ہوا
ہوتی ہے مہر و ماہ سے آنکھوں کو روشنی — روشن ہے اس نے دیدۂ دل بھی کیا ہوا
صادق کے آئینہ میں صداقت اور اس کا صدق — ہے بال بال صورتِ جوہر کھلا ہوا
سرکودہا بس دو میاں سراج دین کے — سر پر سب اس کا بوجھ ہے اسنے لیا ہوا
اس بدر کا کمال بھی کیا لازوال ہے — دس بارہ سال سے ہے برابر چڑھا ہوا

کیا جام جانفزا ہے دلِ مردہ کے لئے
کیا زندہ دل ہے وہ جو ہے اس پر مرا ہوا

راقم علی محمد ڈنگوی ۔ ضلع گجرات

مسئلہ نزولِ مسیح

نزول مرزا صاحب ازالہ اوہام کے صفحہ ۱۴۰ میں لکھتے ہیں کہ مسئلہ نزول مسیح ایمانیات میں سے نہیں ہے اور داخل ارکان ایمان نہیں۔ اول تو یہ غلط بات ہے۔ دوسرے اگر یہ بات مان لیجاوے تو مرزا صاحب کو مسیح ماننا اور ان کے سلسلہ میں داخل ہونا بھی ضروری نہیں

جواب سب سے پہلے یہ بات طے ہونی چاہیئے کہ وہ کون کون سے عقائد ہیں جنہیں ہم ارکان ایمان کہہ سکتے ہیں اور وہ کون کون سے مسائل ہیں جنہیں ہم ایمانیات میں شمار کر سکتے ہیں۔ اس بات کے معلوم کرنے کے لئے ہمیں اپنے قیاس دوڑانے کی ضرورت نہیں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ موجود ہے۔ چنانچہ بخاری شریف میں بروایت حضرت عمرؓ ایک حدیث آئی ہے کہ ایک دفعہ جبریل نے تمثلانہ رنگ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ایمان کسے کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ایمان اسے کہتے ہیں کہ آدمی خدا اس کے ملائکہ کو اس کے نبیوں کو اور اس کی کتابوں کو مانے اور قیامت اور تقدیر اور خیر و شر پر یقین رکھے۔ اس حدیث میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان کی تعریف کردی اور ارکان ایمان کا ذکر کر دیا۔ لیکن کیا آپ نے نزول مسیح کو بھی ارکان ایمان میں بیان کیا یا اشارہ تک بھی کیا کہ مسیح کا نازل ہونا داخل ایمانیات ہے۔ اس سے ازالہ اوہام کی تصدیق ہو گئی۔ کیونکہ جسطرح مرزا صاحب نزول مسیح کے مسئلہ کو ایمانیات سے نہیں سمجھتے اسی طرح خود رسول اللہ صلعم نے اس کو ارکان ایمان میں داخل نہیں کیا اب رہا معترض کا یہ کہنا کہ اگر مسیح کا نزول ارکان ایمان سے نہیں تو مرزا صاحب کو بھی مسیح ماننا اور آپ کے سلسلہ میں داخل ہونا ضروری نہیں۔ یہ ایک سطحی خیال ہے جو قلت تدبر کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ نزول مسیح کا مسئلہ تو بیشک ارکان ایمان میں داخل نہیں لیکن مسیح کو مسیح ماننا اور ایک نبی کو قبول کرنا اور اسپر ایمان لانا تو خود رسول اللہ صلعم کے قول کے مطابق داخل ایمان ہے۔ جیسا کہ جبریل والی حدیث میں نبیوں کا ماننا اور اُنپر ایمان لانا ایمانیات میں سے ہے۔ ہاں اس بات کا بار ثبوت ہمارے ذمہ ہے کہ حضرت مسیح موعود نبی تھے۔ اس کے لئے پھر رسول کے قول کیطرف رجوع کرتے ہیں۔ اسی بخاری میں لکھا ہے کہ مسیح نبی اللہ ہے۔ اب جبکہ یہ بات ثابت ہو گئی کہ آنے والا مسیح نبی ہے تو مسیح موعود کا ماننا نہایت ضروری اور داخل ارکان سمجھا جاویگا۔ کیونکہ جبریل والی حدیث میں اللہ کے تمام نبیوں کا قبول کرنا اور انپر ایمان لانا ایمانیات میں داخل کیا گیا ہے غرض نزول مسیح کا مسئلہ ارکان ایمان سے نہیں کیونکہ اسے رسول اللہ نے ارکان ایمان میں داخل نہیں کیا مگر مسیح موعود نبی اللہ کو قبول کرنا اور انپر ایمان لانا اور ان کے زمرہ میں منسلک ہونا ارکان ایمان سے ہے کیونکہ اسے خود رسول مقبول نے ایمانیات میں شمار کیا ہے۔ والسلام

یسوع خدا کا بیٹا تھا یا آدم

فرضی خدا کے پرستاروں نے اپنی تمام تر کوششوں کا انحصار اسپر رکھا ہے کہ کسی طرح مسیح کو ابن اللہ

ثابت کر دکھائیں۔ چنانچہ اس سوکے کو سر کرنے میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہیں رکھا اور اس خبط نے یسوعیوں کو ایسا از خود رفتہ کر رکھا ہے اور ایسا پردہ آنکھوں کانوں اور عقل پر پڑ گیا ہے کہ دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے اور سُنتے ہوئے نہیں سُنتے اور عقل رکھتے ہوئے نہیں سمجھتے

اس موہوم ولدیت کا سارا دارو مدار ہے۔ ان نسب ناموں کو جن کو انجیل نویسوں نے پیش کیا ہے۔ اوّل میں لوقا (یہ فرضی نام انجیل نویس کا ہے) کی انجیل کے پیش کردہ نسب نامے سے ناظرین کو دکھلانا چاہتا ہوں کہ یسوع خدا کا بیٹا تو بجائے خود دیگر پیغمبروں کے برابر بھی نہیں ساتھ یسوعی صاحبان سے گذارش ہے کہ براہ کرم تعصب اور ہٹ دھرمی کی عینک اپنی آنکھوں سے اُتار کر ایک مرتبہ پھر لوقا کی انجیل کے پیش کردہ نسب نامہ کو ملاحظہ فرمائیں اور بتلائیں کہ اس نسب نامہ کے مطابق یسوع خدا کا بیٹا ہے؟

یسوعی صاحبان اس از خود رفتگی اور مجنونانہ محبت میں جو ان کو یسوع کے ساتھ ہے چاہے کچھ ہی کیوں نہ کہیں لیکن میں یہی کہونگا۔ پھر سنو کہ یسوع اس نسب نامہ کے مطابق خدا کا بیٹا ہرگز نہیں۔ یسوعیو سنو اور پھر سنو لوقا نسب نامہ کو ان الفاظ سے شروع کرتا ہے "جب یسوع خود تعلیم دینے لگا تو برس تیس ایک کا تھا اور یوسف کا بیٹا تھا (یوسف کا بیٹا بھی قابل غور ہے) اور وہ عیلی اور وہ متات کا .... اور نسب نامہ کو ان الفاظ پر ختم کرتا ہے "اور وہ شیت کا اور وہ آدم کا اور وہ خدا کا۔

اب اے یسوعیو اور ایک عاجز انسان کے پرستارو! براہ کرم تعصب کا خار دماغوں سے نکالکر یہ بتلاؤ کہ لوقا کے نسب نامہ سے اور ان الفاظ سے جن پر میں نے خط کھینچا ہے یسوع خدا کا بیٹا ہو سکتا ہی نہیں اور ہرگز نہیں۔ اس سے واضح طور سے ظاہر ہوتا ہے کہ آدم خدا کا بیٹا ہے نہ کہ یسوع۔ سوچو اور پھر سوچو اور موت کو نصب العین رکھ کر سوچو کہ انجیل کی رُو سے آدم کے سامنے آپ کے فرضی خدا کی حقیقت نہ رہی والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

خاکسار محمد زبیر
مین پوری

محکمہ تعمیر میں روپے کی ضرورت

دفتر تعمیر کا کام برابر جاری ہے۔ حتیٰ کہ موسم برسات میں بھی بند نہیں کیا اس وجہ سے روپے کی اشد ضرورت ہے۔ چار پانچہزار روپیہ قرض لیا گیا مگر یہ رقم بالکل غیر مکتفی ہے۔ اس لئے جملہ احباب کی خدمت میں التماس ہے۔ علی الخصوص میں انجمنوں کے سکرٹری و پریزیڈنٹ صاحبان کی توجہ اسطرف منعطف کراتا ہوں کہ ازراہ کرم چندہ تعمیر مدرسہ کے کام کے لئے جسقدر وعدے احباب نے کئے تھے ان کی وصولی کا کوئی خاص انتظام جلد کیا جا دے تا عمارت مدرسہ کا کام بند نہو بلکہ پورے زور شور سے جاری رہ کر عمارت کی جلد تکمیل ہو سکے میں اس سے زیادہ کیا ضرورت ظاہر کروں کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے تکمیل عمارت مدرسہ کے لئے خود تکلیف اُٹھا کر مذکورہ بالا قرضہ کا انتظام فرمایا ہے۔ پس دیگر احباب بھی اس کام میں ہاتھ بٹا کر ثواب دارین حاصل کریں

گرو صاحب کے سچّے چیلے

چند دوستوں کی تحریک پر ایڈیٹر نور کو پچھلے دنوں حیدر آباد سندھ جانیکا اتفاق ہوا۔ قبل ازیں وہاں کے اہل ہنود سناتن اور آرین دھرم سے تعلق رکھتے تھے مگر آریہ دھرم کی خالی اور خشک روحانیت وعادی نے ان کی تسلی نہ کی اس لئے وہ آرین دھرم سے مُنہ پھیر کر شری گرو نانک دیوجی کے شرن میں آئے مگر وہاں کے لوگ جو تعلیم میں خاصی ترقی کر چکے ہیں اب وہ ایسے دھرم اور ملت کے جویاں ہیں جو روحانیت اور شریعت کے پہلو میں افضل اور اکمل ہو ایڈیٹر صاحب نور نے حیدر آباد سندھ میں اپنے لیکچروں کے ذریعہ سکھ صاحبان کی مسلمہ کتب کے حوالجات اور بادا نانک صاحب کے اقوال سے اس امر کو پایہ ثبوت تک پہنچا دیا کہ بادا صاحب موصوف ولی اللہ اور راسخ الاعتقاد مومن تھے پہلے تو وہاں کے نانک پنتھیوں کو کچھ برا معلوم ہوا مگر جب شہادت کے لئے بادا صاحب کے اقوال پیش کئے گئے تو اُن لوگوں نے اُسپر غور کرنا شروع کیا اب سندھ جنرل میں یہ بات پڑھ کر ہمیں بہت خوشی حاصل ہوئی کہ وہاں کے چند معزز نانک پنتھی پنجاب اس لئے آنے والے ہیں کہ وہ ڈیرہ بابا نانک میں چولہ بادا نانک صاحب اور گورو ہر سہائے واقع فیروزپور میں حائل شریف (جس کی حضرت بادا صاحب ہر روز تلاوت فرمایا کرتے تھے) اپنی آنکھوں سے ملاحظہ فرماویں سو یہ ایک نہایت مبارک بات ہے بیشک ہر ایک مذہب کے پیراؤ کو اپنے ہادی کے مت اور ملت کے متعلق ہر طرح سے تسلی اور اطمینان کرنا چاہئے اگر از روے تحقیقات حضرت بادا صاحب کے چیلوں پر یہ آشکارہ ہو جائے کہ حضرت بادا صاحب اسلام کے ساتھ تعلق رکھتے تھے تو پھر ہر ایک چیلہ کو اپنے گرو کے راستے پر قدم مارنے سے کونسی طاقت روک سکتی ہے۔

ضرورت نکاح

ایک نوجوان سید کے لئے جو آجکل بیس روپیہ ماہوار کے ملازم ہیں اور کچھ زمین بھی رکھتے ہیں ایک رشتہ کی ضرورت ہے کسی شریف خاندان سے شائستہ مزاج کی لڑکی ہو بیوہ ہو یا کنواری

درخواستیں بنام اکمل قادیان

درخواست جنازہ

مخدوم و مکرم قاضی سید امیر حسین صاحب کی زوجہ مرحومہ کے واسطے جو چند ماہ کی علالت کے بعد ایک لڑکی اور دو لڑکے صغیر سن چھوڑ کر اس دار فانی سے رحلت کر گئی ہیں اور مقبرہ بہشتی میں مدفون ہوئی ہیں احباب سے درخواست دعائے مغفرت ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ مرحومہ کے روز وفات کے بعد میرے جلد کسی سفر پر جانے کے سبب یہ ذکر بر وقت اخبار میں نہ چھپا

ضرورت باورچی

ہمارے مکرم خانصاحب محمد نواب خانصاحب پنشنر تحصیلدار و سب رجسٹرار دسوہا ضلع ہوشیارپور کو ایک باورچی ملازم کی ضرورت ہے۔ خانصاحب بہت نیک آدمی ہیں جو اُن کے پاس رہیگا انشاء اللہ خوش رہیگا

بچوں کے لئے باتصویر حروف تہجی رنگین

نہایت خوشنما عمدہ چکنے اور دبیز کاغذ پر ایک صفحہ پر ایک حرف ساتھ ایک تصویر مثلاً ب کے ساتھ بطخ کی تصویر رنگین بچوں کو حرفوں کی شناخت بہت آسانی سے اس کے ذریعہ سے ہو سکتی ہے۔ ساتھ ہی ہندسے بھی دئے ہیں قابل دید ہے

کلام امیر

میری بات نہ بھلاؤ فرمایا۔ امن و خوف کی جو بات تم کو پہنچے اُسے ایسے لوگوں تک پہنچاؤ جو اُس کے اہل ہوں۔ بعض لوگوں کی عادت ہے کہ کسی کے متعلق کوئی زنا کی تہمت سنی فوراً لوگوں میں مشہور کرنے لگ گیا۔ ایسے لوگوں کو قرآن شریف نے شیطان کہا ہے۔ ایڈیٹر بھی فساد کی باتوں کو پھیلانے اور شر پیدا کرنے میں بہت حصہ لیتے ہیں۔ بعض تو اپنے اندر خدائی کا مادہ سمجھتے ہیں کہ ہم یہ کر دکھائینگے اور وہ کر دکھائینگے۔

بڑے اصول فرمایا بڑے اصول میں سے ایک یہ ہے کہ کسی کا مال ناحق نہ کھاؤ۔ اپنے معاملہ کی صفائی رکھو بعض چور تو رات کو نقب لگاتے ہیں مگر بعض ان کے چور ہیں جو تاڑتے رہتے ہیں کہ کس کے پاس روپیہ ہے۔ پھر روپیہ والے سے روپیہ نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ قرض لیں یا تجارت کے بہانہ سے وصول کر لیتے ہیں اور پھر دینے کا نام نہیں لیتے ایسے لوگ دن کے ڈاکو ہیں

آج کل کے مسلمان فرمایا آجکل کے مسلمان اکثر جھوٹے بد عہد اور بد معاملہ ہیں۔ مفلس اور سست ہیں۔ کام کرنا نہیں چاہتے مگر ساتھ ہی تکبر اور معقول خرچ بھی ہیں۔ لباس اور خوراک اور عمدہ مکان بھی مانگتے ہیں مگر آمدنی کے ذرائع حاصل نہیں کرتے۔ نادان ہیں ناصح کی نصیحت کو نہیں مانتے اور اپنے آپ کو افلاطون سے بڑھ کر دانا گمان کرتے ہیں

ضروری بحث فرمایا لوگ اس قسم کے سوالات بہت شوق سے کرتے ہیں کہ آدم پہلے تھا یا حوا پہلے تھی۔ نوح کی کشتی کتنی چوڑی تھی حالانکہ ان سوالات پر بحث کرنیکا نتیجہ انسان کے واسطے مفید نہیں۔ چاہیے کہ انسان ان باتوں پر غور کرے جن سے اُس کے نفس کی پاکیزگی کے وسائل پیدا ہوں انسان کے واسطے یہ باتیں قابل غور ہیں کہ وہ اپنے نفس زبان۔ شرمگاہ۔ خواہشات غضب۔ سستی پر

کیونکر غالب آسکتا ہے۔

اللہ کس طرح راضی ہو ایک شخص نے عرض کی کہ اللہ کس طرح راضی ہوتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے جواب میں تحریر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری سے اور حضرت نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے اللہ خوش ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے فمن تبع ھدای فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔ (ترجمہ) جس کسی نے میری ہدایت کی پیروی کی اسپر نہ کوئی خوف ہے نہ غم ہے۔

اور فرماتا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ کہدے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے پیار کریگا۔ استغفار بہت کرو والسلام نورالدین۔ ۳۱۔ جولائی ۱۹۱۳ء

اخبار قادیان و دران احمدیہ

ماہ رمضان المبارک مہینہ ہے۔ جس میں مسلمان سارا دن اپنے پیارے اللہ کی عبادت میں رہتا ہے رات کو قرآن شریف پڑھنا اور سنتا ہے اور دوسرے دن کے روزے کی طیاری کرتا ہے۔ ہر جگہ مسلمان اس کی برکتوں سے فائدہ حاصل کرتے ہیں مگر قادیان میں اس کا لطف خاص ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی صحت حسب معمول اچھی ہے گو کسی دن تکلیف بھی ہو جاتی ہے تاہم روزانہ ایک پارہ کا درس دیتے ہیں اور انشاءاللہ ماہ رمضان میں پورا قرآن شریف ختم ہو جائیگا۔ نصف پارہ صبح ہوتا ہے اور نصف بعد نماز عصر ہر دو وقت حضرت مسجد اقصیٰ کو تشریف لیجاتے ہیں پہلے نصف پارہ پڑھتے ہیں پھر اُس کا ترجمہ کرتے ہوئے جہاں ضرورت ہو اُن مقامات کی تشریح کرتے جاتے ہیں سامعین اپنے اپنے سوال کرتے ہیں اور پُر معارف جوابات سے اطمینان حاصل کرتے ہیں پہلی رات کو مسجد اقصیٰ میں اور حضرت خلیفۃ المسیح کے مکان پر قرآن شریف سُنایا جاتا ہے پچھلی رات کو مسجد مبارک میں بوقت نماز تہجد آٹھ رکعت تراویح میں قرآن شریف سُنایا جاتا ہے، عورتوں کو بھی درس دیا جاتا ہے۔ سبحان اللہ کیا برکت کے ایام ہیں بہت سے احباب باہر سے درس قرآن سننے کے واسطے آئے ہوئے ہیں جن میں سے بعض کے

اسمائے گرامی درج ہو چکے ہیں مگر میں نے ارادہ کیا ہے کہ مہمان اور مقیم تمام درس خوانوں کے اسمائے اگلے اخبار میں درج کر دئے جائیں۔ گذشتہ شنبہ کو حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت بہت علیل تھی۔ اسہال ہوئے۔ ضعف بہت ہو گیا مگر درس عصر میں تشریف لے آئے اور حسب معمول نصف پارہ سُنایا۔ اخیر میں فرمایا محض اللہ کے فضل سے آج کا پارہ ختم ہوا۔ ورنہ مجھے اُمید نہ تھی۔ کیونکہ اسہال کے سبب آج میں بہت بیمار رہا۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس قرآن کے محب صادق اور عالم باعمل کو صحت و عافیت کے ساتھ سلامت و باکرامت رکھے اور یہ حقائق و معارف کا چشمہ جاری رہے۔ جس سے مخلوق ہر طرف سے آکر فائدہ اُٹھا رہی ہے

اہلبیت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ہیں بہمہ وجوہ خیریت ہے۔ خدا تعالیٰ کی ہزاروں ہزار رحمتیں اُس مقدس انسان پر اور اُس کی آل و اولاد پر ہوں جس کی طفیل خدا تعالیٰ نے قادیان سے گاؤں کو آج روحانی علوم کا مرکز بنا دیا ہے۔ جہاں سے علم حاصل کر کے طلباء یورپ۔ امریکہ۔ چین تک پہنچ گئے ہیں۔ خدا ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور ہر میدان میں ان کو فتح نصیب کرے۔

حضرت خواجہ صاحب کے تازہ خط سے معلوم ہوا کہ وہ پیرس سے ہو آئے ہیں وہاں کامیابی کے ساتھ ان کا لیکچر ہوا اور آئندہ یورپ میں اشاعت اسلام کے واسطے ایک راہ کھل گئی ہے۔ برادران چودھری فتح محمد صاحب ایم اے۔ و شیخ نور محمد صاحب کے بخیریت لندن پہنچنے کا خط آیا ہے۔ چودھری صاحب موصوف اپنے خط میں لکھتے ہیں :۔ "ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت لندن پہنچ گئے ہیں میری طبیعت اچھی ہے اور آب و ہوا موافق معلوم ہوتی ہے یہاں کے لوگوں کا جتنا مطالعہ کیا ہے نفرت بڑھتی جاتی ہے انکی عورتیں بچے جوان بوڑھے سب شراب پیتے ہیں۔ ہاں قوت نظم ہے۔ ایک دوسرے پر بھروسہ کرتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کے کام میں بہت کم دخل دیتے ہیں اس لئے مشین کی طرح صحت کے ساتھ کام ہوتے جاتے ہیں۔ ووکنگ میں ایک باغ میں ایک اعلیٰ درجہ کا مکان اور مسجد مل گئی ہے۔ حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں بڑے استقلال کی ضرورت ہے۔ اور جب تک کہ صبر سے کام نہ کیا جاوے اور اللہ تعالیٰ کا فضل شامل حال نہو ان لوگوں پر اثر کی اُمید کم ہے۔ یورپ کو عام طور پر مذہب کے لاپرواہی

ہے۔ اور سب سے زیادہ انگلستان میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خواجہ صاحب سے جتنا بھی کام اب تک لیا ہے اسپر تعجب آتا ہے۔ رسالہ کی اشاعت آہستہ رو بہ ترقی ہے۔ اور لوگوں نے لیکچروں کے لئے بھی بلانا شروع کیا ہے فرانس میں جو کانفرنس آزاد عیسائیوں کی ہوئی ہے (اُس کے حالات مفصل اگلے بدر میں شائع ہونگے۔ انشاء اللہ ایڈیٹر) اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر یہ لوگ مذہب کی نسبت سوچنے کا موقعہ پائیں تو عیسائیت کو چھوڑ کر اسلام کی طرف جھک جائیں۔ لیکن اسلام سے پرانی نفرت اور دنیوی مصروفیت ان لوگوں کو اسطرف آنے سے روکتی ہے۔ پادری لوگ جو روپیہ ان سے لیتے ہیں بنی نوع انسان کی ہمدردی کے نام پر لیتے ہیں کہ تعلیم پھیلائینگے عورتوں اور بچوں کی مدد کرینگے۔ جرائم پیشہ میں تہذیب پھیلائینگے اقوام کی اصلاح کرینگے۔ ہسپتال بنائیں اسلام کے (وہمی) ظلم سے عورتوں کو آزاد کرینگے۔ ایسی ایسی باتیں کرکے لوگوں سے روپیہ لیتے ہیں ورنہ مذہب کے نام پر کم ہی کوئی روپیہ دیتا ہے بعض مدبرین سیاست ملکی کو مد نظر رکھ کر پادریوں کو روپیہ دیتے ہیں۔"

حضرت خواجہ صاحب کے خط سے معلوم ہوا کہ وہ دسمبر میں تشریف لے آوینگے غالباً اُن کا ٹکٹ بھی واپسی کا ہے اسطرح وہ بھی کام آجائیگا اور بڑی خوشی کی بات یہ ہے کہ جلسہ سالانہ پر سب احباب ان کی زیارت سے مشرف ہوکر اُن کی زبانی تبلیغ اسلام کے واقعات سن لینگے۔ بہتر ہوگا کہ خواجہ صاحب اس قلیل عرصہ میں جو انھیں ہند میں ملے ایک مختصر سا دورہ ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں کریں۔ اس سے اہل ہند میں ایک تازہ جوش پیدا ہوجائیگا کہ یورپ کو کلام پاک کے ذریعہ سے فتح کیا جاوے۔ نیز جب سے خواجہ صاحب گئے ہیں اُن کے قائم کردہ طرز وعظ کا سلسلہ بالکل بند ہے وہ اپنے بعد ایسا کوئی شخص کھڑا نہیں کر گئے جو اس مفید سلسلے کو جاری رکھے اگرچہ کہیں کہیں کچھ وعظ ہوئے ہیں۔ مگر بالمقابل اُن کے آتے دن کے وعظوں اور جلسوں کے یہ قابل شمار نہیں ہوسکتے۔ اللہ تعالیٰ انھیں اپنے حفظ امن میں رکھتے ہوئے ہند پہنچاوے اور پھر واپس اپنے کام پر ولایت لیجاوے اس وعظ میں میرٹھ سے حامد حسین خانصاحب شیخ عبدالرشید صاحب اچھولی سے وارہ مہ عبدالحمید صاحب منشی قدرت اللہ صاحب پٹیالہ۔ میاں کریم بخش صاحب نابھہ۔ دیوان شاہ مولوی محمد یحییٰ صاحب دیگران۔ بابو محمد صادق صاحب لاہور۔ نعمت اللہ گوہر صاحب منشی سکندر علی صاحب منشی غلام محمد صاحب وغیرہ احباب درس قرآن کے واسطے حضرت کے حضور میں حاضر ہوئے اور بابو محمد اسمعیل صاحب منشی عمرالدین صاحب اجنالہ

گذشتہ اتوار کو ایک لڑکا کھیلتا ہوا ڈھاپ میں گر گیا اتفاقاً اُس کے باپ کو خبر ہوگئی جو دوڑ کر پانی میں کودا اور پہنچکر نکالا ڈھاپ کا وہ طرف جو کوارٹرز مدرسہ احمدیہ کے پاس ہے مکانوں کے بہت قریب ہے اور خوفناک ہے صدر انجمن کو چاہئے کہ جب تک یہ حصہ درس ہال یا کسی دوسری عمارت کے واسطے پُر نہیں کیا جاتا اس کے اردگرد ایک جنگلہ بنا دیا جاوے۔

صاحب عسل مصفیٰ مرزا خدا بخش صاحب لاہور سے اطلاع دیتے ہیں کہ کتاب ۷۵۲ صفحہ پر ختم ہوگئی ہے۔ پہلے کی نسبت خط اور کاغذ عمدہ مضامین اعلیٰ ہیں قیمت صرف دو روپیہ فی نسخہ مقرر کی گئی ہے۔

شکریہ

مساکین اور امام مسجد کے نام اخبار مفت جاری کرانے کے واسطے جو مسکین فنڈ کھولا گیا ہے اس میں سب سے اول منشی قدرت اللہ صاحب پٹیالہ نے مبلغ ایک روپیہ مرحمت فرمایا ہے اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ دو غیر احمدی امام مسجد کی درخواست مفت اخبار کے واسطے آئی ہے احباب جلد توجہ فرماویں یہ سلسلہ انشاء اللہ بہت مفید ہوگا۔

حج نیابت

مولوی فاضل حاجی عبدالحی صاحب نے جو پچھلے سال حضرت صاحبزادہ بشیرالدین محمود احمد صاحب و حضرت میر ناصر نواب صاحب کے ساتھ حج کر آئے ہیں اس سال پھر حج کا ارادہ بذریعہ اخبار کے ظاہر کیا تھا اور مخدومی اخویم حافظ عبدالمجید صاحب نے اپنی بی بی مرحومہ کی طرف سے ان کو خرچ آمد و رفت مکہ معظمہ کا بھیجا ہے بعد عید رمضان عرب صاحب حج کو تشریف لیجاوینگے لیکن اُن کے ساتھ دو عرب ہیں جو ایک مدت سے قادیان میں رہتے ہیں اور پہلے حج کر چکے ہوئے ہیں وہ بھی عرب عبدالحی صاحب کے ساتھ حج پر جانا چاہتے ہیں اگر انھیں کوئی شخص معذور اپنی طرف سے یا کسی وفات یافتہ کی طرف سے خرچ دیکر بھیجنا چاہے اور چونکہ ہر دو صاحبان ملک عرب کے رہنے والے ہیں اُن کو صرف ایک طرف کا خرچ درکار ہے۔ ہر دو صاحبان ہمارے فاضل دوست کی رفاقت میں جائینگے اس واسطے معاملہ قابل اعتبار ہے۔ جو صاحب اس سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہوں بواپسی ڈاک اطلاع دیں کیونکہ تھوڑے دن سفر حجاج میں باقی رہ گئے ہیں۔

زمان المسیح

اگرچہ دورہ جاناں چو خاک گردیدم
دلم تپد کہ فدائیش غبار خود بکنم

۹۔ مارچ ۱۹۱۳ء کو میرے چھوٹے بچے ۲½ سال کی عمر والے محمد باقر نام نے ماں کی گود سے بیدار ہوکر ماں سے کہا کہ اماں مجھے اللہ کاکا (بھائی) دیگا۔ ماں۔ تجھے کس نے کہا ہے۔ محمد باقر اللہ نے کہا ہے۔ ماں تو کب اللہ کے پاس گیا تھا۔ محمد باقر ابھی گیا تھا۔ ماں وہ کتنا ہوگا۔ محمد باقر چھوٹا سا ہاتھ سے اشارہ کرکے اتنا سا ہوگا۔ ماں اُس کا کیا نام ہے محمد باقر ایڈ ال باسٹ (عبدالباسط) یہ میں نے اُس کا بیان اُس سے اگلے روز کئی آدمیوں کو سنایا گیا چنانچہ ۲۸۔ جولائی ۱۹۱۳ء کو وہ بچہ پیدا ہوگیا اور بحکم حضرت خلیفۃ المسیح اُس کا نام عبدالباسط رکھا گیا

حضرت مسیح ثانی کی آمد کے لئے یہ نشان بھی کتب میں مندرج ہے کہ اُس کے گھرانے کے بچے پیشگوئیاں کرینگے وہاں اصل لفظ نبوت ہے مگر پیغمبری اس کیساتھ شرط نہیں کیونکہ یہ لفظ نبا سے مشتق ہے اور اسکے معنی پیشگوئی ہے اور اس خورد سال بچہ کا ایسی پیشگوئی کرنا جس کی اُسکو کوئی ترغیب بھی نہ دی گئی ہو ایک قسم خواب سے ہے۔ مسیح آچکا اور پھر چلا گیا مگر افسوس کہ اندھوں کو نظر نہ آیا یہ علامات اور آثارات منکرین کے الزام کے لئے ہیں میرے پاس اور بھی بہت سے نشانات صداقت حضرت اقدس مسیح موعود موجود ہیں۔ عندالضرورت لکھونگا۔ اس وقت اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے شاید کسیکو فائدہ ہو۔ (مہدی حسن)

اعزاز

ہم نہایت خوشی سے اس خبر کو شائع کرتے ہیں کہ پنجاب گورنمنٹ نے ہمارے مکرم دوست ملک مولا بخش صاحب احمدی کو اپنا درباری مقرر کیا ہے ملک صاحب فی الواقعہ اس عزت کے لائق ہیں اور ہم اسپر مبارکباد کہتے ہیں۔

دعا مدد برادر برکت علیصاحب رنگل سے درخواست کرتے ہیں کہ احباب اُنکے واسطے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ظالمونکے شر سے بچالے

پادری ٹامس ہاول بشیر کا الزام احمدیوں پر

یسوعی ٹریکٹ نمبر ۱ جو اخبار بدر قادیانی ۱۵- مئی ۱۹۱۳ء کے مضمون دین عیسوی اور اس کی مذہبی کتب پر ریویو کے جواب میں شائع ہوا ہے میرے مطالعہ سے گذرا۔ لائق الراقم کی غیر مہذبانہ اور ناشائستہ طوالت کے جواب میں صرف عطائے شما بہ لقائے شما عرض کرتے ہوئے سارے ٹریکٹ کے لب لباب یا نتیجہ کا جواب دینا مناسب سمجھتا ہوں اور ایک الزام ہے کہ ”احمدی یسوع صاحب کے حق میں کلمات کفر کہتے اور ناپاک حملے اور الزام لگاتے ہیں“ دراصل یہ الزام گیا ہے محض احمدی لوگوں کے مقابلہ میں نہ آسکنے کا نامعقول عذر ہے۔ حالانکہ سینکڑوں بار زبانی اور تحریری اُن کی خدمت میں عرض کیا گیا ہے کہ علاوہ اور دلائل کے ہمارا حضرت میرزا صاحب علیہ السلام کو مثیل مسیح ماننا ہی ایک کامن سنس والے انسان کے لئے کافی دلیل ہے کہ ہم حضرت مسیح علیہ السلام کی توہین نہیں کرتے یعنی ہم حضرت میرزا صاحب کو مقدس انسان مانتے ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی مانتے آنجناب مثیل مسیح تھے تو لازماً یہ نتیجہ نکلا کہ ہم مسیح علیہ السلام کو بھی مقدس مانتے ہیں کیونکہ قاعدہ ہے کہ بہادر کی مثال شیر سے دیجاتی ہے اور تاوقتیکہ شیر کو بہادر تسلیم نہ کیا جاوے مماثلت کا قائم ہونا محال ہے۔ باقی رہا یہ امر کہ پھر احمدی لوگ مسیح علیہ السلام کو مقدس مانتے ہوئے کفریات وغیرہ کیوں لکھتے ہیں۔ سو جواباً عرض ہے کہ احمدی لوگ اگر کوئی امور ایسے بیان کریں جو یسوعی صاحبان کی مروجہ اناجیل مقدسہ میں نہ پائی جاتی ہوں تو واقعی یہ الزام پادری صاحب کا درست اور بجا ہے مگر جب ہم احمدی تصانیف کا مطالعہ کرتے ہیں تو نہایت افسوس سے ہمیں یہ کہنا پڑتا ہے کہ ہمیں کہیں بھی ایسے الزام اور کفریات خود ساختہ دکھائی نہیں دیتے بلکہ جہاں کہیں ایسے الزامات وغیرہ کا ذکر آتا ہے تو ساتھ ہی یہ بھی ظاہر کر دیا جاتا ہے کہ یہ الزامات اور کفریات اناجیل اور بائیبل کی رو سے یسوع صاحب پر وارد ہوتے ہیں نہ کہ احمدی عقائد کی رو سے وارد ہوتے ہیں۔ گویا کہ بالفاظ دیگر احمدی مولفین اپنی بریت بھی ساتھ ہی کر دیتے ہیں میں نہایت ہی مشکور ہونگا اگر پادری صاحب موصوف چند ایک ایسے الزامات اور کفریات کی فہرست طیار کر کے خاکسار کے نام بمعرفت ایڈیٹر بدر کی معرفت ارسال فرماویں جو اناجیل مروجہ اور بائیبل موجودہ کے کسی اشارہ یا کنایہ اور کسی عبارت سے تو ظاہر نہیں مگر احمدیوں نے از خود اختراع کر کے یسوعی صاحبوں کے عالم الغیب قادر مطلق یسوع صاحب پر قائم کئے ہوں۔

اس جگہ یہ استفسار کرنا بھی بیجا نہ ہوگا کہ جناب والا نے جو اس ٹریکٹ کو خدا تعالیٰ کی حمد کے ساتھ شروع فرمایا ہے تو یہ کس قاعدہ کی رُو سے آیا اہل اسلام کے قرآنی اصول کے مطابق یا انجیلی اصول کے ماتحت کیونکہ قرآنی اصول تو آپ ماننے سے رہے اور انجیلی اصول اس کے بالکل منافی ہے۔ کیونکہ اناجیل کی ابتدا یا تو شجرہ نسب ہے اور یا ”ابتدا میں کلام تھا“ کے مطابق یسوع صاحب کے نام سے ہے تو ان کو یوں لکھنا چاہئے تھا کہ یسوع صاحب کی حمد کے بعد۔ کیونکہ خدا تعالیٰ لکھنے سے تو عوام الناس کو یہ دھوکا لگ سکتا ہے کہ خدانخواستہ آپ کے دشمن تثلیث سے تائب ہوکر توحید پر ایمان لے آئے ہیں اور اگر آپ خدا کا نام ہی لکھنا پسند فرماتے تھے تو آپ کو نمبر دینا چاہئے تھا کہ ایک یا نمبر ۲ یا نمبر ۳ خدا یا تینوں کے مرکب نمبر ۴ خدا کی حمد کے بعد

اُمید ہے کہ جناب والا اس عقدہ لاینحل پر قدرے روشنی ڈالکر خاکسار کی تسلی فرما دینگے۔ باقی آئندہ انشاء اللہ والسلام علی من اتبع الھدیٰ

(خاکسار فخر الدین - احمدی - ملتانی)

مدرسہ تعلیم الاسلام کے ایک چھوٹے لڑکے کا مضمون

میں آپ سب بھائیوں کو ایک مختصر مگر پیاری بات سُنانا چاہتا ہوں جو کہ نماز کے متعلق ہے۔ میرے بھائیو آپ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبیوں کو دُنیا میں کیوں بھیجا تاکہ وہ ہمکو ہدایت سکھائیں اور ہمیں وہ راہ بتائیں جس سے ہم جنت کے خوشگوار باغوں میں پہنچیں اور اُس وحدہ لاشریک کی طرف بلائیں آپ دیکھیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جناب الٰہی سے دعا کی رب اجعلنی مقیم الصلوٰۃ ومن ذریتی

ترجمہ:۔ ”اے میرے رب بنا دے تو مجھکو نماز کے قائم کرنیوالا اور میری سب اولاد کو۔ تو آپ دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ نے اُس کو کیسا نماز کے قائم کرنیوالوں سے بنا دیا۔ صرف دعا کے سبب سے۔ اور ان کو بڑی بھاری عزت بخشی ایسے ہی پھر نبی کریم آئے۔ اور آپ نے تو ان سے بڑھ کر فرمابرداری کی۔ اُمید ہے کہ آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ کیسے کیسے اجر نماز پڑھنے سے ملتے ہیں۔ آپ دیکھیں کہ آجکل کے مسلمانوں کی کیسی خطرناک حالت ہے۔ کیسے کفر کرتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ بعضے مسلمان لوگ تو بتوں کو پوجتے ہیں۔ کیسی خطرناک حالت ہے۔ سلطنتیں چھن گئیں کیسے کیسے عذاب ہو رہے ہیں اُن پر کیونکہ اُنھوں نے خدا کو چھوڑ دیا اور اس کے ساتھ شریک بنانے لگے اور نماز کے ساتھ زکوٰۃ کا بھی حکم خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ افسوس ہے ان پر جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور نمازیں نہیں پڑھتے اور ہمارے جناب مولانا مولوی حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام صاحب درس شریف میں بڑی نصیحتیں کرتے ہیں۔ ہمارے جناب حضرت مرزا غلام احمد صاحب امام مہدی ہیں ان کو الہام ہوا تھا کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دُنیا نے اسکو قبول نہ کیا پر خدا اُس کی سچائی کو زور آور حملوں سے ظاہر کر دیگا۔ (عاجز عبدالرحیم - احمدی لدھانوی پنجم پرائمری)

مقتضائے طبیعت

یہ پُرفتن زمانہ اور دین وملت اسلام کی یہ حالت کہ نہ کبھی پہلے ایسی ہوئی تھی نہ خدا کرے پھر کبھی ایسی ہو۔ اس میں مسلمانوں کا فرض تو یہ تھا کہ ایک دل اور ایک زبان ہوکر سب کے سب خدمت کے لئے کمربستہ ہوجاتے اور جس سے جو کچھ بن پڑتا ذاتی مفاد و مقاصد کو قربان کرکے بھی بسروچشم خدمت بجالاتے الحمد للہ کہ خدا کی آخری جماعت جو نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک غلام کی غلامی کا فخر لیکر اٹھی اور باوجود قلت تعداد و کمی اقتدار کے اپنی بساط سے زیادہ اسلام کی حمایت و اشاعت میں ہر طرح جان لڑا رہی ہے۔ اس نے نہ صرف ملک میں بلکہ ممالک غیر تک بھی اعلاء کلمۃ اللہ کا سلسلہ شروع کردیا ہے۔ خدائے تعالیٰ ان خدام اسلام کی ہمت میں برکت دے جو یورپ میں اس وقت ماشاء اللہ وہ کام کر رہے ہیں جو دین حق کو بدنام کرنے والے خفتہ و مردہ خانہ ساز لیڈروں سے آج تک نہوسکا نہ آئندہ ان سے (ہو سکے)۔ ایسے لچھن اور ادعائے وطن پرستی نے کہ وہ بھی بایقین سراسر جھوٹا اور ابلہ فریبی کا ایک آڑ ہے۔ انہیں ضمیر فروشی۔ ناحق کوشی اور خدا فراموشی کے خطرناک غار تک تو پہنچا دیا ہے۔ بس اس سے آگے حد ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ بغض للّٰہی کی آگ انہیں "خسر الدنیا والآخرۃ" کے اسی درجہ پر بس نہیں کرنے دیتی وہ ابھی ذلت اور شامت اعمال کے مزید مدارج طے کرنے کے خواہشمند ہیں کہ اُن مسلمہ فدائیان اسلام کی نسبت طرح طرح کی افترا پردازیوں سے اپنا نامۂ اعمال سیاہ کرکے پبلک کو اُن سے بدظن کرنا چاہتے ہیں مثل ہے کہ المرء یقیس علی نفسہ جیسا کہ انسان خود ہوتا ہے ویسا ہی دوسروں کو سمجھا کرتا ہے۔ اب جبکہ ان کی عیاری و دنیا طلبی کی قلعی کھل چکی ہے لوگ ان کی مہذب ڈکیتی کے ہتھکنڈوں سے خبردار ہو چلے ہیں اور جبکہ دوسری طرف سچے دردمندان اسلام کی اولوالعزمی ہمت۔ دینی غیرت وحمیت۔ اور خدمت دین وملت میں اُن کے ایثار کا یار و اغیار اعتراف کرنے لگے ہیں۔ یہ قوم کے دشمنان دوست نما اپنے مقتضائے طبیعت سے پیچ و تاب کھاکر چاہتے ہیں کہ کسی طرح اُن کی عزت وشہرت کو داغدار کردیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ آسمان کی طرف تھوکا ہوا اپنے ہی منہ پر پڑا کرتا ہے۔

عقلمند کو اشارہ بس ہوتا ہے اور کودن لایعقل کا ذکر نہیں (م ح)

احیائے موتی سے مراد

قرآن کریم کے پہلے پارہ کے پانچویں رکوع میں اللہ پاک نے بنی اسرائیل پر اپنی نعمتوں اور فضلوں کو بیان کیا ہے جو یہاں سے شروع ہوتا ہے۔ یٰبنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم وانی فضلتکم علی العلمین اور پھر ان نعمتوں اور فضلوں کو یکے بعد دیگرے گنتے ہوئے ایک بڑا لمبا بیان فرمایا ہے۔ اور اس بنی اسرائیل کے قصے میں بڑی عجیب وغریب باتیں بیان کی ہیں۔ جن کو آجکل کے ملوانوں نے ایسا گڈمڈ کیا ہے کہ بجائے نفع اٹھانے کے بیچاری اُمت کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ اور غیر مسلم ان کی بے اعتدالیوں کی وجہ سے آئے دن قرآن پاک پر چوٹیں کر رہے ہیں اور کم سمجھ اور بے علم مسلمان ان کی مہربانیوں سے عیسائی اور مشرک بن رہے ہیں۔ مگر یہ ملوانے صاحب ہیں کہ اپنے علم کے ناز میں پھولے نہیں سماتے۔ اب ناظرین اس بیان پر غور فرماویں جو اسی جگہ اللہ پاک نے بیان فرمایا ہے واذ قلتم یٰموسیٰ لن نؤمن لک حتی نری اللہ جھرۃ فاخذتکم الصعقۃ وانتم تنظرون۔

یعنی اپنے فضلوں کو شمار کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ جب تم نے یہ گناہ کیا کہ حضرت موسیٰ کو کہا کہ اپنا خدا ہم کو دکھا ورنہ ہم تیرے خدا پر ایمان نہ لاوینگے پھر تم نے دیکھا جو اس کفر سے تمہارا حال ہوا یعنی تم پر بجلی گرائی گئی۔ ثم بعثنکم من بعد موتکم لعلکم تشکرون۔ ہم نے پھر ایمان بخشا اس کفر کے بعد جو تم نے اختیار کر لیا تھا تاکہ تم شکر کرو۔

لیکن تم نے ناشکری کی اور اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ اب دیکھو کیسے صاف معنی ہیں لیکن ملاں صاحب کو جبتک اپنی ڈینگ نہ ماریں صبر کہاں آوے۔ خواہ قرآن کریم پر حرف ہی کیوں نہ آوے۔ مگر وہ اپنی کسطرح غلطی مان لیویں۔ انبیاء کے ذریعہ سے ہمیشہ مردہ قومیں زندہ ہوتی رہتی ہیں۔

(راقم ملک محمد بخش احمدی اسٹریلیا)

رسید زر

۹- جون سنہ ۱۹۱۳ء

منشی گوہر علی صاحب نمبر ۲۱۹۷ عہ/ ۹ ر

۱۰- جون سنہ ۱۹۱۳ء

حاجی احمد صاحب نمبر ۱۴۶۷ عہ/ ۳ ر
منشی گوہر علی صاحب نمبر ۱۴۲۳ عہ/ ۱۳ ر
منشی عبد العزیز صاحب نمبر ۱۳۲۴ للعہ/ ۱۰ ر
بابو محمد عبد اللہ صاحب نمبر ۱۷۵۴ للعہ/ ۵ ر
عبد المجید خان صاحب نمبر ۲۲۸۶ سے/
میاں قمر الدین صاحب نمبر ۲۰۵۱ سے/ ۱ ر
طالب علی صاحب نمبر ۲۰۷۷ عہ/ ۹ ر
منشی رحیم الدین صاحب نمبر ۲۱۱۱ عہ/ ۹ ر
منشی سلطان عالم صاحب نمبر ۲۸۸۲ عہ/ ۹ ر
حکیم سید عابد علیشاہ صاحب نمبر ۲۹۱۶ سے/ ۳ ر
محمد اعظم صاحب نمبر ۳۰۰۶ للعہ/ ۱ ر
منشی حمید اللہ صاحب نمبر ۳۰۵۷ عہ/ ۹ ر
منشی غلام رسول صاحب نمبر ۳۰۷۶ للعہ/ ۱ ر
منشی سراج الدین صاحب نمبر ۳۱۰۴ عہ/ ۹ ر
عزیز الدین صاحب امرتسر عہ/ ۹ ر
میاں برکت علی صاحب نمبر ۲۴۵۱ عہ/ ۹ ر
منشی بہرام خان صاحب نمبر ۲۹۹۲ للعہ/ ۳ ر
محمد فیروز الدین صاحب نمبر ۲۹۹۴ عہ/ ۹ ر
مولوی علی محمد صاحب نمبر ۱۵۹۱ للعہ/ ۳ ر
چودھری رکن صاحب نمبر ۱۷۴۱ عہ/ ۹ ر
مولوی رحیم بخش صاحب نمبر ۱۸۱۱ عہ/ ۹ ر
منشی غلام حیدر صاحب نمبر ۶۴۳۱ عہ/ ۹ ر
چودھری ولیداد خان صاحب نمبر ۲۲۰۵ عہ/ ۱۱ ر
مرزا رسول بیگ صاحب نمبر ۲۲۰۲ عہ/ ۱ ر
سکرٹری انجمن احمدیہ فیروز پور نمبر ۲۵۳۵ للعہ/ ۱ ر
منشی عبد العزیز صاحب نمبر ۲۵۷۸ عہ/ ۱۵ ر
حکیم عبد الصمد صاحب نمبر ۲۹۴۴ عہ/ ۱ ر
علی گوہر صاحب نمبر دار نمبر ۳۰۴۶ للعہ/ ۳ ر
ابو نور محمد صاحب نمبر ۳۰۹۳ عہ/ ۹ ر
منشی محمد بخش صاحب نمبر ۲۳۴۲ للعہ/ ۱ ر
منشی محمد صادق صاحب نمبر ۲۴۱۲ للعہ/ ۱ ر
نظام الدین صاحب نمبر ۲۸۵۴ عہ/ ۸ ر

۱۱- جون سنہ ۱۹۱۳ء

عبد الخالق صاحب نمبر ۲۴۶۱ عہ/ ۴ ر
بابو بشیر الدین صاحب نمبر ۳۰۵۱ للعہ/ ۱ ر
میاں محمد موسیٰ صاحب نمبر ۱۴۲۴ للعہ/ ۵ ر
چودھری غلام سرور صاحب نمبر ۲۴۸۵ للعہ/ ۳ ر
مراد بخش صاحب نمبر ۲۵۳۲ للعہ/ ۳ ر

۱۲- جون سنہ ۱۹۱۳ء

چودھری خدا بخش صاحب نمبر ۲۱۵۴۱ / ۹۲۴ للعہ/ ۷ ر
حکیم فیض احمد صاحب نمبر ۳۱۵۴ للعہ/ ۱ ر
شیخ محمد حسین صاحب نمبر ۱۳۹۶ عہ/ ۹ ر

۱۳- جون سنہ ۱۹۱۳ء

سید عادل شاہ صاحب نمبر ۲۱۳۳ عہ/ ۱۱ ر
قاضی محمد اسمٰعیل صاحب نمبر ۳۰۱۹ عہ/ ۹ ر
محمد عمر حیات خان صاحب نمبر ۲۸۰۹ عہ/ ۹ ر
فتح محمد صاحب نمبر ۲۷۰۶ صہ/
ڈاکٹر حسن علی صاحب سب اسسٹنٹ سرجن نمبر ۲۴۳۳ للعہ/
صالح محمد صاحب نمبر ۵۹۱ للعہ/
میاں محمد صاحب نمبر ۲۲۱۹ عہ/ ۱۱ ر
عبد اللہ صاحب نمبر ۲۲۳۶ عہ/ ۹ ر
مبارک علی صاحب نمبر ۲۴۵۰ للعہ/ ۵ ر
چودھری مرزا صاحب نمبر ۳۰۱۷ عہ/ ۹ ر
عبد السلام صاحب نمبر ۳۰۷۱ عہ/ ۹ ر
منشی حسین بخش صاحب نمبر ۳۰۹۶ للعہ/ ۱ ر
قاضی میر حسین صاحب نمبر ۱۵۴۳ عہ/ ۱۳ ر
میاں دوست محمد صاحب نمبر ۲۸۷۱ عہ/ ۷ ر

۱۶- جون سنہ ۱۹۱۳ء

چودھری نظام الدین صاحب نمبر ۲۹۵۰ للعہ/ ۱ ر
بنت چودھری صاحب نمبر ۲۵۱۸ للعہ/ ۱ ر
قاضی محمد عالم صاحب نمبر ۱۴۳۳ للعہ/ ۵ ر
منشی ابراہیم صاحب نمبر ۲۹۵۴ للعہ/ ۱ ر

۱۷- جون سنہ ۱۹۱۳ء

محبوب عالم صاحب نمبر ۱۸۶۳ عہ/ ۱ ر

ضرورت نکاح

دو احمدی بھائیوں کے واسطے جو ضلع ہوشیار پور کے رہنے والے ہیں ضرورت نکاح ہے ایک صاحب نوکر ملازم ہیں دوسرے بھی ملازم ہونیکے لائق ہیں۔ ہر دو لائق خواندہ خاندانی اور ہوشیار نوجوان ہیں۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو*

اہل اسلام کیلئے نادر موقعہ

سوانح محمدی

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بانی اسلام۔ مرتبہ شردھے پرکاش دیوجی۔ پرچارک براہمو دھرم۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رائے

اس پُر آشوب زمانہ میں کہ ہر ایک فرقہ خواہ آریہ ہیں خواہ پادری صاحبان دیدہ و دانستہ کج طور افترا کر کے ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی توہین کو بڑا ثواب کا کام سمجھ رہے ہیں۔ ایسی دشمن آریہ قوم میں سے ایسا منصف مزاج پیدا ہونا جو برہمو مذہب رکھتے ہیں نہایت عجیب بات ہے۔ مولف کتاب نے اپنی دیانتداری اور انصاف پسندی اور حقگوئی اور بے تعصبی کا عمدہ نمونہ دکھایا ہے۔ میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ اس کتاب کا ایک نسخہ خرید لیں قیمت بھی کم رکھی گئی ہے۔ یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی ہے کہ اب چوتھی دفعہ چار ہزار جلد چھاپی گئی ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ ہے اور قیمت صرف ۵ر ملنے کا پتہ منیجر براہمو پرچارک سماج لاہور

رفاہ عوام و خواص

خدا کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں انسان ان کے بغیر زندگی کے سارے لطف اور عالم کے دلخوش کن نظارے سے بے نصیب اور محروم ہو جاتا ہے۔ اکثر آنکھوں کے مریض ابتدا میں کسی خفیف مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو پھر خارش چشم ڈھلکہ۔ ککرے نزلہ وغیرہ شکایات کا شکار ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ آخر کو اکثر نور چشم اور نگاہ کی راحت سے محروم ہو کر اندھے بنجاتے ہیں۔ ہم نے یہ سرمہ حافظ البصر تجربہ شدہ حضرت خلیفۃ المسیح جن کی حذاقت کا ایک جہان مداح و ثنا خوان ہے بڑی لاگت اور محنت سے طیار کیا ہے۔ اور اعلیٰ جزو اس کا موتی اور قیمتی اجزا ہیں۔ آنکھوں کی اکثر امراض کو چند دن کے استعمال سے اکھیڑ دیتا ہے۔ کتب بینی اور اصحاب دفاتر کے واسطے انشاء اللہ تعالیٰ بڑا مددگار ہے۔ حفظ ماتقدم کے واسطے ہمارا یہ سرمہ استعمال کیا جاوے تو آنکھوں کی تمام شکایات سے بفضلہ تعالیٰ انسان محفوظ ہو جاتا ہے۔ میں نے اس سرمہ کے بنانے میں خاص اہتمام کیا ہے اور پھر یہ کہ قیمت بہ لحاظ لاگت وغیرہ کے بہت کم رکھی ہے تاکہ عوام لوگ اس سے بہت فائدہ اٹھائیں اور اس کے